آ جانے کے بعد، آپس میں نہ لڑتے۔لیکن صاحبِ اختیار وارادہ ہونے کی وجہ سے، انہوں نے اختلافات پیدا کر لیے۔ ان میں سے کچھ نے وحیِ الٰہی کو بطیبِ خاطر تسلیم کیا اور کچھ اس کے منکر رہے۔ اور اللہ انہیں مجبور ہی پیدا کرتا تو یہ باہم لڑائی قتال نہ کرتے۔لیکن اللہ اپنی مشیّت کے مطابق جو چاہتا ہے، کرتا ہے۔(253)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡفِقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِىَ يَوۡمٌ لَّا بَيۡعٌ فِيۡهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالۡكٰفِرُوۡنَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ۝۲۵۴

اے صاحبِ ایمان لوگو! ہمارے عطا کردہ رزق میں سے اپنی ضرورت سے زائد، دوسروں کی ضروریات کے لیے نظام کی تحویل میں دے دیا کرو قبل اس کے کہ وہ دن آ جائے جس میں نہ خرید و فروخت Bartering ہو سکے گی نہ دوستی اور سفارش کام آئے گی۔ اور ہمارے نظامِ ربوبیّت کے منکر، اپنی ہی ذات کی نشوونما کا نقصان کرنے والے ہیں۔(254)

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلۡحَىُّ الۡقَيُّوۡمُۚ لَا تَاۡخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوۡمٌ ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ مَنۡ ذَا الَّذِىۡ يَشۡفَعُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ ؕ يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡۚ وَلَا يُحِيۡطُوۡنَ بِشَىۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَۚ وَسِعَ كُرۡسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَۚ وَلَا يَـُٔوۡدُهٗ حِفۡظُهُمَاۚ وَهُوَ الۡعَلِىُّ الۡعَظِيۡمُ ۝۲۵۵

اللہ وہ ذات ہے جس کے سوا اور کوئی صاحب اقتدار ہستی نہیں جس کے قانون کی اطاعت کی جائے اور جس کا اقتدار تمام کائنات پر چھایا ہوا ہے۔ وہ بذاتِ خود زندہ ہے، قائم بالذّات ہے، اپنے وجود کے قیام کے لیے کسی کا محتاج نہیں نہ اس کے بغیر کسی چیز کے قیام و بقا کا تصوّر کیا جا سکتا ہے۔ اسے نیند آتی ہے اور نہ اونگھ، یعنی نہ وہ کائنات کے کنٹرول سے بے خبر ہے اور نہ غافل۔ کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں جو کچھ ہے اُسی کے

پروگرام کی تکمیل کے لیے مصروفِ عمل ہے۔کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کی بارگاہ میں، کسی کے حق میں گواہی دے سکے۔ جو کچھ انسانوں کے سامنے ہے اور جو کچھ ان سے اوجھل ہے، اسے اس کا علم ہے۔ یہ، اس کے علم میں سے ذرّہ برابر بھی اپنے احاطۂ معلومات میں نہیں لا سکتے ماسوائے اسکے جتنا وہ چاہے۔اس کا علم اور اقتدار، ارض وسماوات یعنی کل کائنات کو محیط ہے اور اس کی حفاظت اس پر بوجھل اور گراں بار نہیں ہوتی۔ وہ بلندیوں اور عظمتوں کا مالک ہے،اور انسانوں کو شرف کی بلندیاں اور زندگی کی بنیادی قوّتیں عطا کرنے والا ہے۔(255)

لَاۤ اِكۡرَاهَ فِى الدِّيۡنِ‌ۙ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشۡدُ مِنَ الۡغَىِّ‌ۚ فَمَنۡ
يَّكۡفُرۡ بِالطَّاغُوۡتِ وَيُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسۡتَمۡسَكَ بِالۡعُرۡوَةِ
الۡوُثۡقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا‌ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۲۵۶﴾

دین کے انتخاب واختیار میں کوئی جبر نہیں۔صحیح راستہ،غلط راستے سے واضح ومتمیز ہوگیا ہے۔سو، جو اللہ پر ایمان لائے اور ہر غیر اللہ قوّت سے انکار کردے تو گویا اس نے ایسے محکم سہارے کو تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں۔ اللہ ہر بات کو سننے والا اور علم رکھنے والا ہے۔(256)

اَللّٰهُ وَلِىُّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا يُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى
النُّوۡرِ‌ؕ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَوۡلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوۡتُ ۙ يُخۡرِجُوۡنَهُمۡ
مِّنَ النُّوۡرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ‌ؕ اُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ‌ۚ هُمۡ فِيۡهَا 34 ع 4 2
خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۵۷﴾

اللہ، مومنین کا سرپرست، نگران اور مددگار ہے۔ وہ انہیں، انسانی ذہنوں کی پیدا کردہ توہّم پرستیوں اور غلط اندیشیوں کی تاریکیوں سے نکال کر وحی کی روشنی میں لے آتا ہے۔ اور طاغوت ...... ہر باطل قوّت، Absolute Values سے انکار کرنے والوں کی

دوست ہوتی ہے جو انہیں وحی کی روشنی سے نکال کر تاریکیوں میں لے آتی ہے۔یہی لوگ اہلِ جہنّم ہیں۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔(257)

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِىۡ حَآجَّ اِبۡرٰهٖمَ فِىۡ رَبِّهٖۤ اَنۡ اٰتٰٮهُ اللّٰهُ الۡمُلۡكَ‌ۘ اِذۡ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ رَبِّىَ الَّذِىۡ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُۙ قَالَ اَنَا اُحۡىٖ وَاُمِيۡتُ‌ؕ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاۡتِىۡ بِالشَّمۡسِ مِنَ الۡمَشۡرِقِ فَاۡتِ بِهَا مِنَ الۡمَغۡرِبِ فَبُهِتَ الَّذِىۡ كَفَرَ‌ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ‌۝۲۵۸

وقف لازم

کیا تُو نے اُس شخص کے بارے میں غور کیا جسے اللہ نے مملکت میں اقتدار دیا تھا اور جو ابراہیم علیہ السّلام کے ساتھ اس کے ربّ کے بارے میں بحث کر رہا تھا۔ جب ابراہیمؑ نے اس سے کہا کہ میرا ربّ وہ ہے جو زندگی عطا کرتا اور موت دیتا ہے۔ اس نے کہا کہ میں بھی زندہ کر سکتا اور موت دے سکتا ہوں۔ اس پر ابراہیم علیہ السّلام نے کہا کہ اللہ، سورج کو مشرق سے نکالتا ہے، تُو اسے مغرب سے نکال کر لے آ۔ اللہ کے قوانین اور اُس کی قوّتوں سے انکار کرنے والا، ابراہیم علیہ السّلام کا مخاطب، حیران و ششدر ہو کر خاموش رہ گیا۔ قانون شکن لوگوں کو اللہ کے راستے کی طرف رہنمائی نہیں ملا کرتی۔(258)

اَوۡ كَالَّذِىۡ مَرَّ عَلٰى قَرۡيَةٍ وَّهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوۡشِهَا‌ۚ قَالَ اَنّٰى يُحۡىٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعۡدَ مَوۡتِهَا‌ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ‌ؕ قَالَ كَمۡ لَبِثۡتَ‌ؕ قَالَ لَبِثۡتُ يَوۡمًا اَوۡ بَعۡضَ يَوۡمٍ‌ؕ قَالَ بَلۡ لَّبِثۡتَ مِائَةَ عَامٍ فَانۡظُرۡ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمۡ يَتَسَنَّهۡ‌ۚ وَانۡظُرۡ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجۡعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانۡظُرۡ اِلَى الۡعِظَامِ كَيۡفَ نُنۡشِزُهَا ثُمَّ نَكۡسُوۡهَا لَحۡمًا‌ؕ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعۡلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ

یا ایسے شخص کی مثال لو جس کا گزر ایک بستی پر ہوا جس کی چھتیں گری پڑی تھیں۔ کہنے لگا کہ اللہ اس کو اس کی بربادی کے بعد کیسے زندہ و آباد کرے گا؟ لہٰذا، اللہ اسے خواب ناک، نیند کی حالت میں لے آیا جس میں اس نے اس کا شعور سلب کر لیا (الزّمر 42:39)۔ اس Vision میں سو سال گزر گئے۔ پھر اس کا شعور جاری

قَدِيْرٌ ﴿۲۵۹﴾

کر کے اسے جگا کھڑا کیا۔ فرمایا کتنی مدّت تُو اس حالت میں رہا؟ اس نے عرض کی کہ ایک دن یا دن کا کچھ حصّہ رہا ہوں گا۔ اللہ نے فرمایا نہیں، تو اس رُوْیا حالت میں سو سال تک رہا ہے جو بلحاظ رُوْیا (Vision) کے تمہاری دانست میں، دن یا دن کا کچھ حصّہ ہی تھا۔ اپنے کھانے پینے کی چیزوں پر نظر ڈال، یہ سال خُوردہ نہیں ہوئیں Years have not passed over it.۔ اور اپنے گدھے کو بھی دیکھ لے، اسی طرح کھڑا ہے۔ تیرا شعور بحال کر کے دوبارہ زندگی ہم دے سکتے ہیں تو برباد شدہ قریہ کو دوبارہ آباد کرنا کون سا مشکل کام ہے۔ تیرا یہ واقعہ ہم نے اس انداز سے Symbolically وقوع پذیر کرایا ہے تا کہ تیرے حوالے سے انسان، نتائج سے اس ہستی کا تصوّر کر سکیں جو بے اندازہ قوّتوں کی مالک ہے۔ اور، تم ذرا اس جنین کی حالت پر غور کرو، کس طرح ہم اس کی ہڈیوں کو جوڑتے ہیں، پھر ان پر گوشت چڑھاتے جاتے ہیں (الحج 5:22، اَلْمُؤْمِنُوْن 14:23، اَلْقِيٰمَةِ 38:75)۔ جب یہ حقیقت اس شخص پر روشن ہوگئی تو کہنے لگا میں جان گیا کہ اللہ کی ازلی ابدی قدرت ہر شئے کو محیط ہے۔ (259)

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَ

اور جب ابراہیم علیہ السّلام نے عرض کی کہ اے میرے

لَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِىْ ؕ قَالَ فَخُذْ
اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ
جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَاعْلَمْ 35 ع 3 3
اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۲۶۰

رب! میں اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہوں کہ تو مُردہ قوم کو کیسے زندگی عطا کرتا ہے؟ اللہ نے فرمایا کیا تُو ہمارے زندگی بخش قوانین پر ایمان نہیں رکھتا؟ عرض کیا کہ ہاں میرا ایمان ہے مگر میں اپنے دل کے اطمینان کے لیے مشاہدہ کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ نے فرمایا کہ چار پرندے لو۔ انہیں سِدھا کر اپنے سے مانوس کرلو۔ پھر ان میں ایک ایک، الگ الگ پہاڑ پر چھوڑ دو، پھر انہیں بلاؤ۔ اڑتے ہوئے تیرے پاس آجائیں گے۔ اور سمجھ لو کہ اللہ کے قوانین میں قوّت بھی ہے اور حکمت بھی۔ (260)

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ
حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِىْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ
وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۶۱

ان لوگوں کی مثال جو اپنے زائد از ضرورت مال، اللہ کے دین کے نظام کے قیام کی خاطر دوسرے ضرورت مندوں کو دے دیتے ہیں، ایسی ہے کہ ایک دانہ ہو جس سے متعدّد بالیں اُگیں۔ ہر ایک بالی میں سو سو دانے بھر جائیں۔ اللہ اس کے لیے کئی گنا اضافہ کر دیتا ہے جو اس کی مشیّت ---- قانون کے مطابق کئی گنا لینا چاہے۔ اللہ ہر بات کا علم رکھنے والا اور اپنے قانون میں بڑی وسعت، فراخی والا ہے۔ (261)

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ
مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا
خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۲۶۲

جو لوگ اپنا زائد از ضرورت مال، نظام کے قیام کے لیے دے دیتے ہیں اور دیے ہوئے مال پر نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ جتلا کر ذہنی اذیّت پہنچاتے ہیں، ان

کی محنتوں کا صلہ ان کے ربّ کے ہاں محفوظ ہے۔ نہ انہیں کوئی خارجی خوف ہوگا اور نہ داخلی حُزن۔(262)

قَوۡلٌ مَّعۡرُوۡفٌ وَّمَغۡفِرَةٌ خَيۡرٌ مِّنۡ صَدَقَةٍ يَّتۡبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِىٌّ حَلِيۡمٌ۝۲۶۳

نرمی سے بات کرنا اور احسان جتانے کی اذیّت سے محفوظ رکھنا، اُس صدقہ سے بہتر ہے جسے دینے کے بعد احسان جتانے کی اذیّت پہنچائی جائے۔ اللہ بذاتِ خود ان صدقات کا محتاج نہیں اور لغزشِ انسانی پر فوراً گرفت نہیں کرتا۔ وہ بڑی بُردباری کا مالک ہے۔(263)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُبۡطِلُوۡا صَدَقٰتِكُمۡ بِالۡمَنِّ وَالۡاَذٰى ۙ كَالَّذِىۡ يُنۡفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفۡوَانٍ عَلَيۡهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلۡدًا ؕ لَا يَقۡدِرُوۡنَ عَلٰى شَىۡءٍ مِّمَّا كَسَبُوۡا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡكٰفِرِيۡنَ۝۲۶۴

اے اہلِ ایمان! صدقات لینے والوں کو احسان جتلا کر اور ذہنی اذیّت پہنچا کر اپنے صدقات کو یوں نہ بناؤ کہ وہ ضائع ہو جائیں اور وہ کوئی تعمیری نتیجہ نہ پیدا کر سکیں بالکل اُس شخص کی مانند جو لوگوں کے دکھاوے کے لیے اپنا زائد از ضرورت مال دوسرے ضرورت مندوں کو دیتا ہے حال آں کہ وہ اللہ کے نظامِ ربوبیّت اور حیاتِ آخرت ---- قانونِ مکافاتِ عمل پر یقین ہی نہیں رکھتا۔ اس کے انفاق کی مثال ایسی ہے کہ ایک صاف چکنا پتھر ہو جس پر مٹّی ہو۔ اس پر زوردار بارش پڑے اور اسے صاف چکنا پتھر ہی چھوڑ جائے۔ جو کچھ وہ عمل سے کماتے ہیں اس کا، نتائج کے پیمانوں سے موازنہ نہیں کرتے۔ اللہ کے قانونِ مکافات کے مطابق، بےلوث انفاق کو تسلیم نہ کرنے والوں کو ہدایت نہیں ملتی۔(264)

وَمَثَلُ الَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمُ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰهِ

جو لوگ اپنے زائد از ضرورت مال کو اللہ کے قوانین

وَتَثۡبِيۡتًا مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبۡوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ
فَاٰتَتۡ اُكُلَهَا ضِعۡفَيۡنِ‌ۚ فَاِنۡ لَّمۡ يُصِبۡهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ‌ؕ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ۝٢٦٥

سے ہم آہنگ ہو کر اپنی ذات کے ثبات و استحکام کی خاطر صرف کرتے ہیں، تو ان کی مثال ایسے باغ کی ہے جو بلندی پر واقع ہو، اس پر زوردار بارش پڑے اور وہ دوگنا پھل دے۔ اگر زوردار بارش نہ پڑے تو ہلکی پھوار ہی کافی ہو۔ اللہ کو لوگوں کے اعمال کی بصیرت Insight حاصل ہے۔(265)

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمۡ اَنۡ تَكُوۡنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنۡ نَّخِيۡلٍ وَّاَعۡنَابٍ
تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُۙ لَهٗ فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِۙ
وَاَصَابَهُ الۡكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖۚ فَاَصَابَهَاۤ اِعۡصَارٌ
فِيۡهِ نَارٌ فَاحۡتَرَقَتۡ‌ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَـكُمُ الۡاٰيٰتِ لَعَلَّكُمۡ ع 36 6 4
تَتَفَكَّرُوۡنَ ۝٢٦٦ ع

کیا تم میں کوئی چاہے گا کہ اس کا انگوروں اور کھجوروں کا باغ ہو جس کے زیرِ زمین پانی رواں دواں رہتا ہو۔ اس میں اس کے لیے ہر نوع کے پھل ہوں۔ اسے بڑھاپے نے آلیا ہو اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچّے ہوں۔ پھر اس پر جُھلسا دینے والی آندھی آئے اور سارا باغ جلا کر راکھ کر ڈالے۔ اللہ تمہیں اس انداز سے اپنے قوانین واضح کر کے بیان کر رہا ہے تاکہ تم غور و فکر کرو۔(266)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡفِقُوۡا مِنۡ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبۡتُمۡ وَمِمَّاۤ
اَخۡرَجۡنَا لَـكُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ‌ ۖ وَلَا تَيَمَّمُوا الۡخَبِيۡثَ مِنۡهُ
تُنۡفِقُوۡنَ وَلَسۡتُمۡ بِاٰخِذِيۡهِ اِلَّاۤ اَنۡ تُغۡمِضُوۡا فِيۡهِ‌ؕ وَاعۡلَمُوۡۤا
اَنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ حَمِيۡدٌ ۝٢٦٧

اے اہلِ ایمان! جو تم Earn کرو اور جو ہم زمین سے تمہارے لیے پیدا کرتے ہیں، اس میں سے صرف وہ چیزیں دوسروں کی ربوبیّت کے لیے دو جو طیّب، پاکیزہ ہوں۔ ان میں گندی، ناپسندیدہ اور ناگوار چیزیں دینے کا عزم مت کرو کہ اگر ویسی ہی تمہیں دی جائیں تو تم انہیں لینے سے تساہل برتنے لگو۔ اور اس حقیقت کو جان رکھو کہ اللہ کی ذات سزاوارِ حمد اور ان احتیاجات سے بالا

ہے۔(267)

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاۗءِ ۚ وَاللّٰهُ
يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝٢٦٨

شیطان ----- تمہارے بے باک وسرکش جذبات، تمہیں انفاق کے نتیجے میں مفلسی اور تنگ دستی سے ڈراتے ہیں اور بخل کی تلقین کرتے ہیں اور اللہ اس احتیاج اور بخل سے حفاظت اور معاشی خوش حالی، رزق کی کشائش اور وسعت عطا کرتا ہے۔ اللہ علم رکھنے والا اور بڑی وسعتوں والا ہے۔(268)

يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ
خَيْرًا كَثِيْرًا ۭ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝٢٦٩

جو شخص آرزومند ہو، وہ اُسے حکمت ----- علم و دانش عطا کر دیتا ہے۔ اور جسے حکمت عطا ہو جائے اسے گویا بہت بڑی دولت مل گئی۔ صرف وہ صاحبانِ عقل ہی اس حقیقت سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں، جو وحی کی روشنی میں عقل سے کام لیتے ہیں۔(269)

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ
يَعْلَمُهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝٢٧٠

جو انفاق تم کرتے ہو یا جو کچھ اپنے اوپر از خود واجب قرار دے لیتے ہو، اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے اور دوسروں کے واجبات کو پورا پورا ادا نہ کرنے والوں کی سعی و عمل کی کھیتی ثمر بار نہیں ہوا کرتی۔(270)

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا ھِىَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْھَا وَتُؤْتُوْھَا
الْفُقَرَاۗءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۭ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝٢٧١

اگر تم صدقات ظاہرہ طور پر دو تو بہت ہی اچھا ہے اور اگر تم صاحبِ احتیاج افراد کو دوسروں سے مخفی رکھ کر دو تو یہ بھی تمہارے لیے بہتر ہے۔ اس سے تمہاری ذات کی ناہمواریاں دُور ہو جاتی ہیں (ہود 11:114)۔
اللہ کو تمہارے سب اعمال کی خبر ہوتی ہے۔(271)

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا
ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ
وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝٢٧٢

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان کے لیے رہنمائی کا تعیّن آپ کے ذمے نہیں (المآئدة 99:5، القصص 56:28) بلکہ جو رہنمائی لینا چاہے، اللہ ہی اس کے لیے راہِ ہدایت متعیّن کرتا ہے۔ اور تم جو اپنے مال و دولت میں سے زائد از ضرورت دوسرے ضرورت مندوں کے لیے دے دیتے ہو، تو وہ تمہاری اپنی ذات کی نشو و نما کے لیے ہوتا ہے۔ دراصل تم صرف اس مقصد و منزل کے حصول کے لیے انفاق کرتے ہو جو اللہ نے متعیّن کر دی ہے۔ تم جو اپنے زائد از ضرورت مال دوسرے ضرورت مندوں کے لیے نظام کی تحویل میں دے دیتے ہو وہ تمہیں پورے کا پورا دے دیا جاتا ہے اور تمہارے اجر میں ذرّہ برابر کمی نہیں کی جاتی۔ (272)

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
ضَرْبًا فِى الْاَرْضِ ز يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ ربع
التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ 37
وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝٢٧٣ ع 7 5

یہ انفاق اُن ضرورتمندوں کے لیے ہے جو اللہ کے Cause کے لیے لڑتے ہوئے کہیں محصور ہو جائیں اور زمین میں کہیں آ جا نہ سکیں۔ ضرورت کے باوجود کسی کے سامنے دستِ سوال دراز نہ کرنے کے باعث، ناواقف انہیں مُستغنی Self Sufficient سمجھے گا۔ تم انہیں اُن کے چہروں سے ہی پہچان لوگے۔ وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے۔ تم اپنے مال و دولت میں سے جو دوسروں کی ضروریات کے لیے دیتے ہو، اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے۔ (273)

وقف منزل

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾

جو لوگ دن رات، پوشیدہ اور علانیہ اپنے زائد از ضرورت مال دوسرے ضرورت مندوں کے لیے نظام کی تحویل میں دے دیتے ہیں تو ان کا اجر ان کے ربّ کے یہاں محفوظ ہے۔ نہ انہیں کوئی خارجی خوف ہوتا ہے اور نہ داخلی حُزن۔ (274)

وقف لازم

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾

جو لوگ رِبا کھاتے ہیں وہ دولت کی ہوس میں اپنی زندگی کا توازن واعتدال اُس شخص کی طرح کھو دیتے ہیں جسے شدّت کی پیاس نے بدحواس بنا دیا ہو۔ بار بار پانی پینے پر بھی اس کی پیاس نہ بجھے۔ اُن کی یہ حالت اس وجہ سے ہو جاتی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ خرید وفروخت بھی رِبا کی ہی طرح ہے حال آں کہ اللہ نے خرید و فروخت کو حلال اور ربا کو حرام قرار دیا ہے۔ سو، جس کے پاس اس کے ربّ کی طرف سے رک جانے کا حکم آ جائے اور وہ اس رَوِشِ رِبا خوری سے باز آ جائے تو وہ، جو پہلے لے چکا، وہ اس کا اور اس کا معاملہ اللہ کی طرف refer ہوگا۔ اور جو کوئی پہلی رَوِش کی طرف پلٹ گیا تو ایسے ہی لوگ اہلِ جہنّم ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ (275)

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۷۶﴾

اللہ، رِبا کو بتدریج کم کرتے کرتے ختم کر دیتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا رہتا ہے۔ اللہ ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جس کی، رِبا خوری کی وجہ سے، اپنی اور دوسروں کی

صلاحیّتیں دبی رہ جائیں اور ابھر کر بروئے کار نہ آنے پائیں اور جو صلاحیتوں کے اضمحلال کے باعث، تزکیۂ ذات میں افرادِ معاشرہ سے پیچھے رہ جائے، ان کا ساتھ نہ دے سکے۔ (276)



اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٧﴾

جو لوگ دین کی مستقل اقدار پر ایمان رکھتے ہیں اور صلاحیّت پرور کام کرتے ہیں اور دین کا نظام قائم کرتے ہیں جس میں افرادِ معاشرہ اللہ کے قوانین کا اتبّاع کرتے چلے جائیں اور زکوٰۃ----انسانی ذات کی نشوونما Development کا سامان بہم پہنچا کر اُن موانعات کو دور کرتے ہیں جو افراد کی ذات کی نشوونما میں حائل ہوں، ان کا اجر اُن کے ربّ کے یہاں محفوظ ہے۔ نہ انہیں کسی متوقّع خطرہ یا نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے اور نہ انہیں منجُملہ دیگر اسبابِ آسائش و اطمینان، سامانِ معاش کی طرف سے کوئی پریشانی ہوتی ہے۔ (277)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧٨﴾

اے اہلِ ایمان! اللہ کے قوانین کو زندگی میں ہر لحظہ پیشِ نظر رکھا کرو۔ اگر تم واقعی صاحبِ ایمان ہو تو رِبا میں سے جو کچھ باقی رہ گیا ہے، اسے چھوڑ دو۔ (278)

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٩﴾

اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول دینی مملکت کے ساتھ جنگ کے لیے آگاہ اور خبردار ہو جاؤ*۔ اگر تم توبہ کر کے ربا خوری سے باز آجاؤ تو تمہارے لیے

صرف تمہارا اصل مال ہے۔ نہ تم کسی کے مال میں کمی کرو نہ تمہارے مال میں کمی کی جائے گی ☆ (279)

وَاِنۡ كَانَ ذُوۡ عُسۡرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيۡسَرَةٍ ؕ وَاَنۡ تَصَدَّقُوۡا خَيۡرٌ لَّـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۸۰﴾

اگر کوئی مقروض تنگ دست ہو تو اسے فراخ حالی تک مہلت دو اور اگر تم اپنا واجب اسے بطیبِ خاطر، صدقہ ہی کر دو تو اس میں تمہارے لیے شرف وفضیلت ہے اگر تم اس بات کو سمجھو تو۔ (280)

38 ع 8 6 وَاتَّقُوۡا يَوۡمًا تُرۡجَعُوۡنَ فِيۡهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفۡسٍ
مَّا كَسَبَتۡ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۲۸۱﴾ ع

محتاط رہو اور اپنے آپ کو اُس دن سے محفوظ رکھو جس دن تمہیں اللہ کے قانونِ مکافاتِ عمل کی طرف لوٹنا ہوگا۔ پھر ہر فرد کو جو اُس نے کمایا Earn کیا ہوتا ہے، پورا پورا دے دیا جاتا ہے اور ان کے اعمال میں ذرّہ بھر کمی نہیں کی جاتی۔ (281)

☆ قرآنِ حکیم کی تعلیم کا بنیادی مقصد انسانی ذات کی نشوونما، اُس کا تزکیہ ہے جو اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک انسان کی صلاحیتوں کی نمود نہ ہو، یہ کاملاً اظہار نہ پائیں، اُن کو اظہار کے پورے پورے مواقع نہ ملیں۔ Manifest ہونے کے بجائے اگر وہ دبی رہ جائیں تو تزکیہ تو کُجا، انسان خسارے میں رہ جاتا ہے۔ اَلشّمس 10-9

دین کا نظام ہر صحت مند فرد کو اس کی Potentialities کے مطابق روزگار کے مواقع فراہم کر کے انہیں بروئے کار لاتا ہے تاکہ تمام افرادِ مملکت کو رزق...... سامانِ زیست کی فراہمی کے ساتھ ساتھ الانعام۔ 151، بنی اسرآئیل۔ 31، العنکبوت 60، اُن کی ذات کا تزکیہ Perfection بھی ہوتی جائے۔ اِس کے برعکس، رِبا خوری کے نظام میں انسان خود کوئی کام نہیں کرتے۔ محض سرمایہ لگا کر اس کے منافع، رِبا پر قانع ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ ان کی صلاحیتیں خوابیدہ Dormant اور دبی رہ جاتی ہیں۔ اِس طرح مُترفین کا ایک طبقہ وجود میں آ جاتا ہے جو خود تو کوئی کام نہیں کرتا، دوسروں کی کمائی پر تن آسانی اور عیش وعشرت کی زندگی بسر کرنے کا عادی ہو جاتا ہے۔

ایک جانب دین کے نظام کا قیامِ عمل میں لانے والے، اپنی اور دوسروں کی Potentialities کی بالیدگی اور نشوونما کا اہتمام کرنے والے اور دوسری طرف مُترفین، رِبا خوری پر مبنی نظام کو پروان چڑھانے والے: ان دونو نظاموں Social Orders میں مسلسل تصادم معرضِ وجود میں آ جاتا ہے یعنی دین کے نظام اور مُترفین، رِبا خوری کے نظام میں عملاً جنگ شروع ہو جاتی ہے۔ جسے قرآن نے اللہ سے جنگ قرار دیا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ
مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا
يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ
الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ
شَيْـًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ
لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ
وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا
رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ
الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا
الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا
اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ
عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ
تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ
جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ
كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ۬ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۝٢٨٢

اے ابدی اقدار پر ایمان لانے والو! جب تم آپس میں کسی مقرّرہ مدّت کے لیے قرض کے لین دین کا معاملہ کرو تو اسے تحریر میں لے آیا کرو۔ تم میں کوئی لکھنے والا عدل کے ساتھ لکھ دے۔ اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے اور جس طرح اللہ نے اسے لکھنے کی استعداد عطا کی ہے، اسے لکھ دے اور قرض لینے والا خود لکھواتا جائے اور اللہ کے قوانین کو پیشِ نظر رکھے جو اس کا ربّ ہے اور نفسِ مضمون میں کوئی کمی نہ کرے۔ اگر قرض لینے والا کم سمجھ ہو یا رائے قائم کرنے میں کمزور ہو یا لکھوانے کی استطاعت نہ رکھتا ہو، تو اس کا سرپرست عدل کے ساتھ لکھوادے۔ اور اپنے مردوں میں سے دو گواہ لے لیا کرو۔ اگر دو مرد نہ میسّر ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جن پر تم گواہ کے طور پر رضا مند ہو کہ اگر دو عورتوں میں سے ایک کے حافظے سے بات گم ہو جائے تو دوسری اسے یاد دلا دے۔ اور جب بلائے جائیں تو گواہ، گواہی دینے سے انکار نہ کریں۔ اور لین دین کا کوئی معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا، اسے مقرّرہ مدّت کے لیے تحریر میں لانے کے سلسلے میں سستی، کاہلی نہ کر جایا کرو۔ یہ، اللہ کے نزدیک گواہی کے متوازن، محکم اور مبنی بر انصاف ہونے کا موجب ہے اور اچھا طریقہ ہے کہ تم شک میں نہ پڑ جاؤ۔ ہاں اگر تم آپس میں حاضر یعنی نقد لین دین کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں

اگر تم نہ لکھوتو۔ اور اگر تم بیع وشرا کروتو گواہ کرلیا کرو۔ اور نہ لکھنے والے کو، اور نہ گواہ کو کوئی تکلیف پہنچائی جائے۔ اور اگر تم ایسا کرو گے تو یہ، تمہاری طرف سے نافرمانی Violation ہوگی۔ لہٰذا، اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی سے محتاط رہا کرو۔ اللہ نے تمہیں اپنے احکام وقوانین بتادیئے ہیں۔ اللہ کو ہر بات کا علم ہوتا ہے۔(282)

وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ
مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى
اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ
وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
عَلِيْمٌ ع ٢٨٣ 39 ع 2 7

اگر تم سفر میں ہو اور کوئی لکھنے والا نہ ملے تو قرض لینے والے کی کوئی ملکیتی چیز رہن رکھ لی جائے۔ اور اگر تم ایک دوسرے پر اعتماد کرو تو جس پر اعتماد کیا گیا ہے، اسے چاہیے کہ وہ امانت کو واپس کردے، اور اللہ کے، جو اُس کا ربّ ہے، احکام وقوانین کی پوری پوری نگہداشت کرے۔ اور گواہی کو مت چھپاؤ۔ اور جو کوئی اسے چھپاتا ہے تو یہ، بلاشبہ، اس کے قلب کا جرم ہے۔ اللہ کو تمہارے سب اعمال کا علم ہوتا ہے۔(283)

لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْۤ
اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ
وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ٢٨٤

کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ ہے، سب اللہ کے پروگرام کی تکمیل کے لیے سرگرمِ عمل ہے تاکہ انسانوں کا کوئی عمل بے نتیجہ نہ رہے (الجاثیہ 22:45، النّجم 31:53)۔ اور تم اگر کوئی بات اپنے من میں چھپاؤ یا ظاہر کرو، اللہ اس کا محاسبہ کرتا ہے۔ جو اپنے عمل کے مطابق، حفاظت لینا چاہے، اسے حفاظت دیتا ہے اور جو سزا سے بچنا ہی نہ چاہے، اسے سزا دیتا

ہے۔ اللہ نے اپنے قانونِ مشیّت کے مطابق، ہر چیز کے لیے پیمانے مقرّر کر رکھے ہیں (اٰلِ عمرٰن 129:3، المآئدۃ 18:5، 40، العنکبوت 21:29، الفتح 14:48)۔ (284)



اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ
كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ
بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۗ
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾

رسول اُس پر ایمان رکھتا ہے جو اس کے ربّ نے اس پر بذریعہ وحی نازل فرمایا اور سب مومنین بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ سب، اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر، اس کی نازل کردہ کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ ان رسولوں میں سے کسی میں بھی کوئی تفریق و امتیاز نہیں کرتے اور اقرار کرتے ہیں کہ اے ہمارے نشو و نما دینے والے! ہم نے تیرے احکام و قوانین کو سن لیا، سمجھ لیا اور ان کی اطاعت کی۔ ہم ممکنہ لغزش کے نقصانات سے تیری حفاظت کے طالب ہیں۔ ہمارا ہر عمل تیرے قانونِ مکافاتِ عمل کی طرف ہی refer ہوتا ہے۔ (285)



لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۥ
وَاغْفِرْ لَنَا ۥ وَارْحَمْنَا ۥ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ
الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ ع
40 ع 3 8

اللہ کسی فرد کو صرف اس لیے مکلّف ٹھہراتا ہے کہ اس سے اس کی ذات میں کشاد اور ممکنات کے دائرے میں وسعت پیدا ہوجائے (الانعام 152:6، الاعراف 42:7، اَلْمُؤْمِنُوْن 62:23)۔ اس کے تعمیری عمل کا نتیجہ اُسی کے فائدے کے لیے ہوتا ہے اور تخریبی عمل کا منفی اثر بھی اُسی کی ذات پر پڑتا ہے۔ مومنین کی

ہمیشہ یہ دعا رہتی ہے کہ اے ہمارے نشو و نما دینے
والے! اگر کبھی تیرے احکام کی اتبّاع میں ہم سے بھول
یا خطا ہوجائے تو ہماری گرفت نہ کیجو۔ اے ہمارے
ربّ! ایسا نہ کیجو کہ ہم خطا و نسیان کے ایسے بوجھ تلے
آجائیں جس طرح ہم سے پہلے لوگ آگئے تھے۔ اے
ہمارے ربّ! ہم پر اتنی ذمّہ داریاں نہ ڈالیو جن کو پورا
کرنے میں ہمیں شدید مشقّت کا متحمّل ہونا پڑے۔
ہم سے درگزر فرماتے رہیے اور ہماری حفاظت اور ایسا
سامانِ رحمت عطا فرماتے رہیے کہ اس طرح زندگی کے
خوش گوار نتائج ملتے چلے جائیں۔ تو ہی ہمارا رفیق و
کارساز ہے۔ ابدی اقتدار سے انکار کرنے والوں کے
خلاف ہماری مدد فرما اور اُن پر ہمیں غالب فرما۔ (286)

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن (۳)

اٰیاتُھَا ۲۰۰ — رُکُوْعَاتُھَا ۲۰

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٓمّٓ ﴿١﴾

میں اللہ کامل علم رکھنے والا ہوں۔ (1)

اللّٰہُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ﴿٢﴾

اللہ وہ ذات ہے جس کے سوا کائنات میں کوئی صاحبِ
اقتدار ہستی نہیں ہے؛ جس کی عظمتوں کے سامنے انسانی
عقل و ادراک متحیّر رہ جاتے ہیں؛ جس کے قانون کی
اطاعت ضروری ہے۔ زندۂ جاوید، قائم بالذّات Self
Subsisting ہے۔ اُس کے بغیر کسی چیز کے قیام کا

تصوّر بھی نہیں کیا جا سکتا؛ اپنی مخلوق کی نشو ونما کا ذمّہ دار اور نگران ہے۔ (2)

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝٣

اس نے اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تجھ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو ایک ٹھوس Solid صداقت ہے اور حکمت کے تقاضوں کے عین مطابق؛ پہلے سے موجود کُتبِ وحی کی نظری تعلیم کو اپنے عملی نظام سے سچ کر دکھانے والی ہے۔ اور اس نے توریت اور انجیل نازل فرمائی۔ (3)

مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۬ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝٤

جو اس کتاب سے پہلے انسانوں کے لیے سرچشمۂ ہدایت اور اب، یہ فرقان نازل فرمایا جو حق و باطل میں امتیاز کرنے والا ہے (الفرقان 25:1)۔ جن لوگوں نے اللہ کی آیات کو تسلیم کرنے سے انکار کیا ان کے لیے شدید ترین سزا ہے اور اللہ غالب ہے اور جس کے قانون کے مطابق اعمال اپنے نتائج پیدا کرتے ہیں اور مجرم سزا پاتے ہیں۔ (4)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ؕ ۝٥

کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں کوئی شئے اللہ سے مخفی نہیں ہے۔ (5)

هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٦

وہی ہے جو اپنی مشیّت، قانون کے مطابق رِحموں میں تمہاری صُورت گری کرتا ہے۔ اس کے سوا کوئی ہستی نہیں جس کے قانون کی اطاعت کی جائے۔ اِس کا اقتدار غالب اور تمام کائنات پر چھایا ہوا ہے اور مبنی

برحکمت۔ (6)

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم - وقف منزل - وقف لازم

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ
اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ
فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاۗءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاۗءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ
وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ
يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ
اُولُوا الْاَلْبَابِ ⑦

وہی ہے جس نے اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! یہ کتاب تجھ پر نازل فرمائی جس میں ایک تو وہ آیات ہیں جو محکم ہیں اور وہ کتاب کی اصل و بنیاد ہیں اور دوسری متشابہات۔ سو، جن لوگوں کے دل میں کجی ہے، وہ اس میں اُن آیات کی اتباع کرتے ہیں جو تشبیہاً بیان کی گئی ہیں تاکہ ان کی تاویلیں نکالیں اور فتنہ پیدا کر کے لوگوں کو صحیح راستے سے ہٹا کر غلط راستے پر لگا دیں حال آں کہ ان مشابہ آیات کی تاویل، حتمی حقیقت Ultimate Reality صرف اللہ جانتا ہے۔ اور وہ لوگ جنہیں علم میں تحقیق کے بعد کوئی شبہہ نہ رہا ہو، اعتراف کرتے ہیں کہ ہم ان سب پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ سب ہمارے نشوونما دینے والے کی جانب سے ہیں۔ اور صرف وہی صاحبانِ عقل وبصیرت، جو عقل سے وحی کی روشنی میں کام لیں، زندگی کے ہر شعبہ میں اللہ کے قوانین کو پیشِ نظر رکھتے ہیں اور ان کے مطابق فیصلے کرتے ہیں۔ (7)



رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ
لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ⑧

ان کے لبوں پر ہمیشہ یہ آرزو رہتی ہے کہ: اے ہمارے نشوونما دینے والے! آپ کی طرف سے ہدایت مل جانے کے بعد ہمارے دل کہیں حق سے باطل کی طرف نہ جھک جائیں اور ہمیں اپنے فیوضِ خاص سے رحمت

سے نواز۔ بے شک تو ہی بلا مُزدو معاوضہ، بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے۔ (8)

رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا ع 1 9 9
يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ؑ9

اے ہمارے ربّ! بے شک تُو اُس وقت جس کے وقوع ہونے میں کوئی شک نہیں ہوتا، انسانوں کو جمع کرلیتا ہے۔ اللہ، اپنے وعدے، قانون کے خلاف نہیں کیا کرتا۔ (9)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْھُمْ اَمْوَالُھُمْ وَلَآ اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۝ۙ10

جن لوگوں نے ابدی اقدار سے انکار کیا، اللہ کے یہاں ان کے مال و دولت اور اولاد کسی کام نہیں آتے (المجادلہ 17:58)۔ یہی لوگ جہنّم کی آگ کا ایندھن ہیں۔ (10)

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَھُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝11

آلِ فرعون اور اُن سے پہلی قوموں کی مسلسل رَوِش دیکھو۔ انہوں نے ہماری آیات کی عملی تکذیب کی تو اللہ کے قانونِ مکافات نے ان کے جرائم کے باعث ان کو گرفت میں لے لیا اور اللہ کے قوانین شدّت سے جرائم پیشہ لوگوں کا تعاقب کرتے ہیں۔ (11)

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝12

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! مستقل اقدار Permanent Values سے انکار کرنے والوں کو بتادے کہ تم عنقریب ہمارے قوانین سے مغلوب ہوجاؤ گے اور جہنّم کی طرف لے جائے جاؤ گے اور وہ بڑی بُری زندگی ہوگی۔ (12)

قَدۡ كَانَ لَكُمۡ اٰيَةٌ فِىۡ فِئَتَيۡنِ الۡتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَاُخۡرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوۡنَهُمۡ مِّثۡلَيۡهِمۡ رَاۡىَ الۡعَيۡنِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصۡرِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَعِبۡرَةً لِّاُولِى الۡاَبۡصَارِ ﴿۱۳﴾

میدانِ بدر میں دو جماعتوں کے مابین ہونے والے تصادم میں تمہارے لیے ایک اصول مضمر ہے۔ ایک جماعت اللہ کے Cause کی خاطر جنگ کر رہی تھی اور دوسری دین کے نظام کو تسلیم ہی نہیں کرتی تھی۔ مومنین، کفّار کو اپنے سے دو چند دیکھ رہے تھے۔ اللہ اپنی مدد سے اسے قوّت عطا کر دیتا ہے جو اس کے قوانین کی اطاعت سے حاصل کرنا چاہے۔ ان واقعات میں اہلِ بصیرت کے لیے عبرت Lesson موجود ہے۔ (13)

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالۡبَنِيۡنَ وَالۡقَنَاطِيۡرِ الۡمُقَنۡطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالۡفِضَّةِ وَالۡخَيۡلِ الۡمُسَوَّمَةِ وَالۡاَنۡعَامِ وَالۡحَرۡثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنۡدَهٗ حُسۡنُ الۡمَاٰبِ ﴿۱۴﴾

انسانوں کے لیے بیوی بچّوں، چاندی اور سونے کے خزانوں، گھوڑے جنہیں چرنے کے لیے آزاد چھوڑ دیا جائے، مویشی اور کھیتی باڑی کی خواہش کی محبّت کو حسین اور مرغوب بنا دیا گیا ہے۔ یہ، صرف دنیاوی زندگی کی ضروریات کا ساز و سامان ہیں۔ البتہ اللہ کے یہاں نعما اَور شادابیوں کی تو ازن بدوش منزل ہے۔ (14)

قُلۡ اَؤُنَبِّئُكُمۡ بِخَيۡرٍ مِّنۡ ذٰلِكُمۡ ؕ لِلَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا عِنۡدَ رَبِّهِمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا وَاَزۡوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضۡوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ ﴿۱۵﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! کہہ دے کہ کیا میں تمہیں اس سے بھی بہتر چیز کے متعلّق بتاؤں؟ جو لوگ زندگی کی پر خطر گھاٹیوں اور خاردار وادیوں سے محفوظ اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ ہو کر چلیں، ان کے لیے ان کے نشو و نما دینے والے کے یہاں ایسے خزاں نا آشنا سدا بہار جنّت کے باغات ہیں جن کی سیرابی کے لیے

زیرِ زمین پانی رواں دواں رہتا ہے۔ وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے۔ اِن میں، اُن کے ہمراہ پاکیزہ سیرت ساتھی ہوں گے اور سعی وجُہد کا اللہ کی طرف سے بہترین نتائج سے ہم آہنگ ہوجانا۔ اللہ کو بندوں کے اعمال کی بصیرت Insight حاصل ہے۔ (15)

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۶﴾

یہ وہ لوگ ہیں جو اقرار کرتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہم تیرے ضابطۂ قوانین پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہمیں لغزشوں سے حفاظت عطا فرما اور ہمیں جہنّم کی آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔ (16)

اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾

یہ ہیں اپنے نصب العین کے حصول کے لیے استقامت اور ثابت قدمی سے سرگرمِ عمل رہنے والے؛ اپنے نصب العین میں سچّے اور مخلص؛ اپنی قوّتوں اور صلاحیتوں کو احتیاط سے محفوظ رکھ کر صرف اللہ کے قوانین کے مطابق صرف کرنے والے؛ اپنی محنتوں کے ماحصل میں سے زائد از ضرورت کو ضرورت مندوں کے لیے نظام کی تحویل میں دے دینے والے اور طلوعِ سحر کے وقت دن کے آئندہ پروگرام اور جِدّ وجُہد کے متوقّع خطرات و نقصانات کے پیشِ نظر اپنے ربّ سے حفاظت طلب کرنے والے اَلذّٰرِیٰت:18۔ (17)

النصف

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾

اللہ نے اپنے قوانین کی کارفرمائی محسوس صورت میں مشہود کر کے شہادت میں پیش کی کہ بلاشبہہ، اس کے

سوا کائنات میں کوئی اور صاحبِ اقتدار ہستی نہیں جس کے قانون کی اطاعت کی جائے۔ صرف اُسی ایک اِلٰہ کا قانون جاری وساری ہے اور ملائکہ بھی اللہ کے پروگرام کو وجہِ حمد وستائش بنا کر (البقرۃ 30:2) اور اہلِ علم، اللہ کے دین کے نظام کو عدل کے ساتھ قائم کر کے شہادت میں پیش کرتے ہیں کہ اللہ کے سوا کائنات میں اور کوئی صاحب اقتدار Sovereign ہستی نہیں۔ کائنات پر اس کا غلبہ وکنٹرول ہے جو حکمت کے مطابق ہے۔ (18)

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا
بَيْنَهُمْ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿19﴾

اللہ کے نزدیک، دین صرف اسلام ہے اور جنہیں کتاب دی گئی ہے انہوں نے اس کا علم مل جانے کے بعد، محض اپنی ضد کی بنا پر اس سے اختلاف کیا اور جو کوئی اللہ کی آیات کا انکار کرے تو اللہ کا قانون، نتائج مرتّب کرنے میں بڑا مُستعِد ہے۔ (19)

فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ
اتَّبَعَنِ ۭ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ
ءَاَسْلَمْتُمْ ۭ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا
فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿20﴾ ع 2 11/10

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! اگر یہ یہود، تیرے ساتھ اس نظام کے سلسلے میں جھگڑا کریں اور تجھے اس کے قیام سے باز رکھنے کی کوشش کریں تو ان سے کہہ دے کہ میں اور میرے متّبعین نے اپنی کامل ذات کو اللہ کے قوانین کے آگے جھکا دیا ہے۔ اور اہلِ کتاب سے، اور جن کو ابھی تک کوئی ضابطۂ حیات نہیں ملا، کہہ دے کہ کیا تم بھی اللہ کے قوانین کے آگے سرِ تسلیم خم کرتے ہو؟

سو، اگر یہ اپنے آپ کو اس نظام کے آگے جھکا دیں تو پھر یہ صحیح راہِ ہدایت پر ہیں (البقرۃ 137:2)۔ اور اگر یہ منہ پھیر کر چل دیں تو تیرے ذمّے تو صرف اتنا ہی ہے کہ اللہ کا Message ان تک پہنچا دے۔ اللہ، بندوں کے اعمال پر نگاہ رکھنے والا ہے۔ (20)

اِنَّ الَّذِيۡنَ يَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقۡتُلُوۡنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيۡرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقۡتُلُوۡنَ الَّذِيۡنَ يَاۡمُرُوۡنَ بِالۡقِسۡطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرۡهُمۡ بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ ﴿۲۱﴾

جو لوگ اللہ کی آیات کے منکر ہیں اور انبیاء کے اور انسانوں میں سے ان لوگوں کے، جو عدل و انصاف کا نظام قائم کرتے ہیں، بلا جواز Unjustly درپے قتل ہو جاتے ہیں، انہیں الم انگیز نتائج کی Warning دے دیجیے۔ (21)

اُولٰٓٮِٕكَ الَّذِيۡنَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ ﴿۲۲﴾

یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال اس دنیا میں اور حیاتِ آخرت میں بھی اکارت گئے اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوتا۔ (22)

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ اُوۡتُوۡا نَصِيۡبًا مِّنَ الۡكِتٰبِ يُدۡعَوۡنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحۡكُمَ بَيۡنَهُمۡ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ وَهُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿۲۳﴾

اے مخاطب! کیا تُو نے اُن لوگوں کی کیفیت پر غور کیا جنہیں کتاب، توریت کا علم دیا گیا تھا، جب وہ اللہ کی کتاب کی طرف متوجّہ کیے جاتے ہیں تا کہ وہ انکے باہمی اختلافات کا فیصلہ کر دے تو ان میں سے ایک فریق منہ پھیر کے چل دیتا ہے۔ وہ ہیں ہی رُوگردانی کرنے والے۔ (23)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَالُوۡا لَنۡ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَيَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ ۖ وَّغَرَّهُمۡ فِىۡ دِيۡنِهِمۡ مَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ﴿۲۴﴾

یہ اس وجہ سے کہ وہ کہتے تھے کہ انہیں جہنّم کی آگ صرف چند دن ہی چھوئے گی۔ اپنے دین میں خود ساختہ عقائد

کی وجہ سے، وہ اپنے آپ کو غلط اُمّیدوں کے سہارے فریب دیے ہوئے ہیں۔ (24)

فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۟ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝۲۵

اُس روز اُن کی حالت کیسی ہوتی ہے جس کے آنے میں کوئی شبہہ نہیں، جب ہم اُن کو اکٹھا کرتے ہیں اُس وقت ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا صلہ دے دیا جاتا ہے اور ان کی حق تلفی نہیں کی جاتی۔ (25)

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۡ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۲۶

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تُو کہہ دے اے اللہ کامل اختیار واقتدار کے مالک! تُو اپنی مشیّت، قانون کے مطابق، حکومت وسلطنت استحقاق کی بنا پر عطا کرتا ہے اور قانون کے مطابق ہی سلطنت چھین لیتا ہے (البقرۃ 2:247،الانبیاء 21:105)۔ تُو اپنے قانون کے مطابق ہی استحقاق پر غلبہ واقتدار دیتا ہے اور اپنی مشیّت کے مطابق ہی یہ غلبہ وا قتدار چھین لیتا ہے۔ سارے اختیارات تیرے ہی قبضۂ قدرت میں ہیں۔ تیری ازلی ابدی قدرت ہر معاملے کو محیط ہے۔ (26)

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۡ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۡ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۲۷

تُو، رات کی تاریکی کو دن کے اجالے میں داخل کر دیتا ہے اور دن کی روشنی کو رات کی تاریکی میں لے جاتا ہے (لقمان 31:29، فاطر 35:13، الحدید 57:6)۔ تُو، عدم سے زندگی کو وجود بخشتا ہے، زمین مردہ سے روئیدگی کی صورت میں زندگی کو نمودار کرتا ہے

اور اسی زندہ کو موت سے ہم کنار کر دیتا ہے، اسی نباتاتِ تازہ کو فنا کر دیتا ہے (الانعام 96:6، یونس 31:10، الرّوم 19:30)۔ اور اپنے قانون کے مطابق، حساب سے کہیں زیادہ، سامانِ زِیست عطا کرتا ہے۔ (27)

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸﴾

مومنین، مومنین کے سوا، کُفّار کو اپنا دوست نہ بنائیں (المجادلہ 22:58)۔ جو کوئی ایسا کرے گا، اس کا اللہ کے نظام کے ساتھ کسی طرح کا تعلّق نہ رہے گا بجُز یہ کہ وہ اپنے تحفّظ کی خاطر ان کفّار سے محتاط رہیں اور اپنی حفاظت کا پورا انتظام رکھیں۔ اللہ تمہیں اپنے قانونِ مکافات کے عواقب سے محتاط رہنے کی تاکید کرتا ہے اور اللہ ہی کے قوانین تمہارے لیے مآل وتحفّظ کا مرجع ہیں۔ (28)

قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! انہیں بتادے کہ اگر تم اپنے سینوں میں کوئی بات چھپا کر رکھو یا اسے ظاہر کردو، اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے۔ وہ تو کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ بھی ہے، اس کا بھی علم رکھتا ہے (البقرة 284:2)۔ اللہ کا ہر چیز پر کُلّی کنٹرول ہے۔ (29)

معانقة 4

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۖۚ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚۛ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِيْدًا ؕ

جس روز ہر شخص اچھے اور برے کام جو اس نے کیے ہوتے ہیں، اپنے سامنے دیکھ لیتا ہے تو حسرت سے کہتا

ع 3 10 11 وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ۝۳۰ ع

ہے کہ کاش! اُس کے اور اُس کے اعمال کے برے نتائج کے درمیان لمبا فاصلہ ہوتا یعنی ابھی یہ اس کے سامنے نہ آئے ہوتے۔ اللہ تو تمہیں اپنے قانونِ مکافات کے عواقب سے محتاط رہنے کی تاکید کرتا ہے۔ اللہ تو بندوں کے ایمان کے نتیجہ خیز ہونے کی راہ میں موانع کو راستہ سے ہٹانے والا ہے۔ (30)

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۝۳۱

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! انہیں بتا دے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتّباع کرو۔ اللہ تم سے محبّت کرے گا؛ اپنی حفاظت میں، تمہاری صلاحیتوں کی نمود کر کے، تمہارے اعمال کو نتیجہ خیز بنا دے گا اور تمہاری نادانستہ لغزشوں کے مُضرِ اثرات سے تمہیں محفوظ رکھے گا۔ اللہ تخریبی اثرات سے حفاظت اور سامانِ نشو ونما بھی بہم پہنچانے والا ہے۔ (31)

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ۝۳۲

اُن سے کہہ دے کہ تم اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔ اگر تم رُوگردانی کرو گے تو اللہ وحی کی اقدار سے انکار کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (32)

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤي اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ۝۳۳ لا

اللہ نے بنی آدم نوح اور آلِ ابراہیم، سلسلۂ اسماعیل، اسحاق و یعقوب اور آلِ عمران، سلسلۂ موسیٰ و ہارون علیہم السّلام کو جو مختلف ادوار میں تھے، اقوامِ عالم پر فضیلت عطا کی۔ (33)

ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۝۳۴ ۚ

ان میں سے بعض، بعض کی اولاد تھے۔ اللہ سب کچھ

سننے اور ہر بات کا جاننے والا ہے۔ (34)

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٣٥﴾

جب عمران کے خاندان کی ایک خاتون نے عرض کی کہ اے میرے ربّ! میرے بطن میں جو کچھ ہے، میں نے اسے تمام دنیاوی کاموں سے آزاد رکھتے ہوئے، تیری یعنی معبد کی خدمت کے لیے وقف کرنے کی منّت مانی ہے۔ میری اس پیش کش کو شرفِ قبولیت عطا فرما۔ تو یقیناً، ہر بات کو سننے والا، اور ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ (35)

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ۭ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَاِنِّىْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّىْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿٣٦﴾

جب اس کے ہاں ولادت ہوئی تو اس نے عرض کی کہ اے میرے ربّ! میرے ایک لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ اللہ خوب جانتا تھا کہ اس نے کس کیریکٹر کی لڑکی کو جنا ہے۔ لڑکا اُس لڑکی کے برابر نہیں ہوسکتا تھا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اسے اور اس کی ذُرّیت کو، زندگی کی شادابیوں اور تیری نوازشات سے محروم، سرکش قوّتوں سے، تیری پناہ اور حفاظت میں دیتی ہوں۔ (36)

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۭ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٧﴾

اُس کے ربّ نے اسے Graciously قبول فرمالیا اور اس کی متوازن عمدہ پرورش وتربیّت کا انتظام کردیا اور زکرؑیا کی کفالت میں دے دیا۔ جب کبھی زکریا علیہ السلام محراب میں اس کے پاس آتا تو اُس کے پاس اشیاء خُورونوش پاتا۔ پوچھتا اے مریم! تمہارے پاس

یہ چیزیں کہاں سے آتی ہیں؟ اس نے کہا کہ یہ مُتّقین ماننے والوں کے توسّط سے اللہ کی طرف سے آجاتی ہیں۔ بے شک ، اللہ اپنی مشیّت کے مطابق، سامانِ رزق انسانوں کی توقّع اور حساب سے زیادہ عطا فرماتا ہے۔ (37)

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ
ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾

اُس لمحے زکریاؑ نے اپنے نشو و نما دینے والے سے استدعا کی کہ اے میرے ربّ! مجھے اپنے یہاں سے دل ودماغ، اخلاق و اطوار اور جسمانی لحاظ سے خوش آئند ، اولاد عطا فرما۔ یقیناً تُو دعا کو سننے والا ہے (مریم 3:19 تا 5)۔ (38)

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ
يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا
وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۳۹﴾

زکریا علیہ السّلام محراب میں محوِ دعا تھا جب ملائکہ، فرشتوں نے اُسے آواز دی۔ کہا کہ تمہیں اللہ ایک بیٹے یَحیٰی کی بشارت دیتا ہے (مریم 7:19) جو اللہ کے قوانین کو دین کے عملی نظام کی رُو سے، سچّا ثابت کر دکھانے والا؛ انسانیّت کی رہنمائی کرنے والا؛ اپنی ذات کو نظم وضبط کے تحت رکھنے والا اور نبی وصالحین میں سے ہوگا۔ (39)

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ
عَاقِرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۴۰﴾

زکریا علیہ السّلام نے عرض کی کہ اے میرے ربّ! میرے یہاں بیٹا کیسے ہوگا جب کہ مجھ پر بڑھاپا آگیا ہے اور میری بیوی بانجھ ہے (مریم 8:19)۔ اللہ نے فرمایا کہ اُسی طرح ہوگا جس طرح اللہ اپنی مشیت ،

قَالَ رَبِّ اجۡعَلۡ لِّيۡۤ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ
ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمۡزًا ؕ وَاذۡكُرۡ رَّبَّكَ كَثِيۡرًا وَّسَبِّحۡ بِالۡعَشِىِّ
وَالۡاِبۡكَارِ ۝٤١

ع 4 11 12

وَاِذۡ قَالَتِ الۡمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرۡيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ
وَاصۡطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝٤٢

يٰمَرۡيَمُ اقۡنُتِىۡ لِرَبِّكِ وَاسۡجُدِىۡ وَارۡكَعِىۡ مَعَ الرّٰكِعِيۡنَ ۝٤٣

ذٰلِكَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الۡغَيۡبِ نُوۡحِيۡهِ اِلَيۡكَ ؕ وَمَا كُنۡتَ
لَدَيۡهِمۡ اِذۡ يُلۡقُوۡنَ اَقۡلَامَهُمۡ اَيُّهُمۡ يَكۡفُلُ مَرۡيَمَ ۖ وَمَا
كُنۡتَ لَدَيۡهِمۡ اِذۡ يَخۡتَصِمُوۡنَ ۝٤٤

قانون کے مطابق کرتا ہے(اٰلِ عمرٰن 47:3،مریم 9:19،الرّوم30:30)۔(40)

زکریا نے عرض کی کہ اس سلسلے میں کوئی حکم ہو تو فرما دیجیے۔ اللہ نے فرمایا کہ تیرے لیے حکم یہ ہے کہ بس تم تین دن تک لوگوں سے بات نہ کرنا ماسوائے اشارہ کنایہ سے(مریم 10:19)۔ اپنے رب کے قوانین کو ہر لحظہ، کثرت سے اپنے سامنے رکھو اور فرائض زندگی میں صبح شام، اللہ کے قوانین کے مطابق سرگرم عمل رہنا۔(41)

جب ملائکہ، فرشتوں نے کہا اے مریم! اللہ نے تجھے قلب و نگاہ کی پاکیزگی سے نواز کر اقوامِ عالم کی عورتوں پر ترجیح وفضیلت دیتے ہوئے عظیم مقاصد کے لیے چن لیا ہے۔(42)

اے مریم! اپنی صلاحیتوں اور قوّتوں کو نہایت احتیاط سے محفوظ رکھو اور استقامت سے اپنے رب کے قوانین کے مطابق صرف کرو۔ فرماں پذیری اختیار کیے رہو اور اللہ کے احکام کے سامنے دوسرے جھکنے والوں کے ساتھ تم بھی اپنے آپ کو جھکائے رکھو اور اس کے قوانین کی اطاعت کرتی رہو۔(43)

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! یہ غیب کی باتیں ہیں جو ہم تجھے وحی کی وساطت سے بتا رہے ہیں ورنہ جب وہ قرعہ اندازی کے ذریعے یہ فیصلہ کر رہے تھے کہ مریم کی

کفالت کس کے سپرد کی جائے تو، تو اُن کے پاس موجود نہیں تھا اور نہ اُس وقت تو اُن کے پاس تھا جب ان میں بحث و جھگڑا ہو رہا تھا۔ (44)

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ
اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۙ﴿۴۵﴾

جب ملائکہ، فرشتوں نے کہا اے مریم ! اللہ تجھے ایک بات کی خوش خبری دیتا ہے یعنی ایک بیٹے کی جس کا نام مسیح ابنِ مریم علیہما السّلام ہوگا جو حیاتِ ارضی و حیاتِ اُخروی میں صاحبِ عزّت، صاحبِ وجاہت اور مقرّبین میں سے یعنی اللہ کے قوانین کی اطاعت سے اپنی ذات میں اللہ کی صفات کو منعکس کرنے والا ہوگا۔ (45)

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۶﴾

کم سنی میں اور پختہ عمر میں بھی لوگوں سے باتیں کرنے والا (المآئدۃ 5 : 110) اور حسین اعمال سے اپنی صلاحیتوں کی نشو و نما کرنے والا ہوگا۔ (46)

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ ؕ قَالَ
كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ
لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾

مریم نے عرض کی کہ اے میرے نشو و نما دینے والے! میرے ہاں بیٹا کیسے ہوگا جب کہ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں (مریم 20:19)۔ ملائکہ نے جواب دیا کہ اُسی طرح ہوگا جس طرح اللہ اپنے قانونِ مشیت سے پیدا کرتا ہے (مریم 21:19، الرّوم 30:30)۔ جب وہ کسی چیز کے معرضِ وجود میں لے آنے کا فیصلہ کرتا ہے تو وہ اسے وجود میں آنے کا حکم دے دیتا ہے اور وہ چیز فوراً تخلیق کے مراحل سے گزرنا شروع ہو جاتی ہے (البقرۃ 117:2، اٰلِ عمرٰن 47:3، النّحل 40:16،

الْمُؤْمِن 68:40)۔ (47)

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝۴۸

اور اللہ اسے کتاب یعنی توریت وانجیل کی تعلیم سے بہرہ ور فرمائے گا اور اس تعلیم کی غرض و غایت، مقصد اور فلاسفی بھی بتادے گا۔ (48)

وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬ اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّىْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـــَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًاۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْىِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِىْ بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۴۹

اور وہ بنی اسرائیل کی طرف رسول ہوگا۔ ان سے کہے گا کہ میں تمہارے پاس تمہارے ربّ کی جانب سے قوانین لے کر آیا ہوں۔ میں تم میں حیات نو کی روح پھونک کر اِس پست زندگی سے ابھار کر، اللہ کے حکم کے مطابق، پرندے کی طرح فضائی رفعتوں سے رُوشناس کر دوں گا اور تمہاری بصیرت کے اندھے پن اور شادابیوں سے محروم زندگی کے بنجر پن کو تم سے دور کر کے، اللہ کے قانون کے مطابق، تمہاری موت آسا زندگی کو حقیقی فعّال زندگی سے بدل دوں گا (المآئدۃ 5: 110) اور جائزہ لے کر تمہیں بتاؤں گا کہ تم کھانے پینے کی کتنی چیزیں اپنے صحیح مصرف میں لے آتے ہو اور کتنا کچھ اس میں سے اپنے گھروں میں ذخیرہ Hoard کر لیتے ہو۔ اگر تم اللہ کے دین کے نظام پر ایمان رکھتے ہو تو اسمیں تمہارے لیے عبرت اور باز آفرینی کی نشانیاں ہیں۔ (49)

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِىْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۣ

اور پہلے سے موجود توریت کی تعلیم کو عملی نظام سے سچّا کر دکھانے والا تا کہ تم پر بعض حرام کردہ چیزوں کو حلال

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ۝۵۰

قرار دے دوں اور تمہارے نشو ونما دینے والے کی طرف سے قوانینِ زندگی لایا ہوں۔ لہٰذا، تم اللہ کے ان قوانین کی نگہداشت کرتے ہوئے مجھے Follow کرو۔ (50)



اِنَّ اللّٰهَ رَبِّىۡ وَرَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ‌ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ۝۵۱

میرا اور تمہارا نشو ونما دینے والا اللہ ہے۔ سو اُسی کے احکام کی اتّباع کرو۔ یہی وہ سیدھا اور متوازن راستہ ہے (الفاتحہ 5:1)۔ (51)

فَلَمَّاۤ اَحَسَّ عِيۡسٰى مِنۡهُمُ الۡكُفۡرَ قَالَ مَنۡ اَنۡصَارِىۡۤ اِلَى اللّٰهِ‌ؕ قَالَ الۡحَوَارِيُّوۡنَ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰهِ‌ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ‌ۚ وَاشۡهَدۡ بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ۝۵۲

لیکن جب عیسیٰ علیہ السّلام کو ان کی طرف سے انکار Disbelief کا احساس ہوا تو ان سے پوچھا کہ اللہ کے دین کے نظام کی تشکیل وقیام کے سلسلے میں میری مدد کرنے والے کون کون لوگ ہیں؟ خلوصِ دل اور خلوصِ عمل کے حامل ساتھی کہنے لگے کہ ہم اللہ کے دین کے نظام کے قیام کے لیے آپ کے مددگار ورفیق ہیں۔ ہم اللہ کے دین کے نظام کی صداقت پر پورا پورا یقین رکھتے ہیں۔ آپ شاہد رہیے گا کہ ہم اللہ کے قوانین کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے والے ہیں۔ (52)



رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا بِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ وَاتَّبَعۡنَا الرَّسُوۡلَ فَاكۡتُبۡنَا مَعَ الشّٰهِدِيۡنَ۝۵۳

عرض کرنے لگے کہ اے ہمارے نشو ونما دینے والے! ہم تیرے نازل کردہ پیغام Message پر ایمان لاتے ہیں اور رسول علیہ السّلام کی اتّباع کرتے ہیں۔ تو ہمیں اُن لوگوں میں شمار کرلے جو اپنے عمل سے تیرے نظام پر ایمان لانے کی شہادت دینے والے

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ۠ ﴿٥٤﴾

ع 5 13 13

ہیں۔ (53)

نظام کے مخالفین خفیہ تدبیریں اور سازشیں کرنے لگے اور اللہ بھی ان کے غلط اعمال کے تباہ کن نتائج کی صورت میں تدبیریں کر رہا تھا۔ اللہ کی تدبیریں بہترین اور صحیح نتائج پیدا کرنے والی ہوتی ہیں۔ (54)

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰۤى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٥٥﴾

جس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ! میں تمہیں طبعی عمر تک پہنچاؤں گا اور اپنے ہاں بلند مراتب عطا کروں گا اور نظام سے انکار کرنے والوں سے بچا کر تمہیں دور لے جاؤں گا اور قیامت کے دن تیری اتباع کرنے والوں کے، کفّار کے مقابلے میں، مدارج بلند کرنے والا ہوں۔ آخرالامر، تمہیں ہمارے پاس ہی لوٹ کر آنا ہے۔ لہٰذا، میں تمہارے باہمی اختلافات کا فیصلہ کردوں گا۔ (55)

فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٥٦﴾

جن لوگوں نے ہمارے نظام اور قوانین کو تسلیم کرنے سے انکار کیا، ان کے لیے حیاتِ ارضی اور آخرت میں سخت تباہی و بربادی ہے اور اُن کی مدد کرنے والا کوئی نہیں۔ (56)

وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٧﴾

جن لوگوں نے ہمارے قوانین اور اُن کی نتیجہ خیزی کا یقین کیا اور ان کے مطابق صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے والے کام کرتے رہے، میں ان کو پورا پورا اجر دیتا ہوں۔ اور اللہ، وحی کی اقدار سے انکار کرنے والوں کو

ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿۵۸﴾

اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ۭ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۵۹﴾

پسند نہیں کرتا اور اُن کی مضمر صلاحیتوں کی نمود کبھی نہیں ہو پاتی۔(57)

ہم تجھے، حکمت ---- علم اور دانش کے سرچشمۂ ذکر، قرآن سے یہ آیات پیش کررہے ہیں۔(58)

عیسیٰ علیہ السّلام کی پیدائش، اللہ کے نزدیک، عام انسان کی طرح ہی ہوئی ہے۔آدم، انسان کی پیدائش کی ابتدا مٹّی اور پانی کے امتزاج سے ہوئی (الانبیاء 21 : 30، اَلْمُؤْمِنُوْن 23 : 12، النّور 35:24)۔ پھر اُسے انسانی پیکر میں آنے کا امر فرمایا۔ جب وہ کسی چیز کو وجود میں لانا چاہتا ہے تو فرما دیتا ہے کہ ''ہوجا'' تو وہ چیز وجود پذیر ہونا شروع ہوجاتی ہے (البقرۃ 117 : 2، اٰلِ عمرٰن 47:3، النّحل 40:16، مریم 35:19، یٰسٓ 82:36، المؤمن 68:40)۔ لہٰذا، وہ لاکھوں کروڑوں سال کے کیمیائی عمل کے مراحل سے گزر کر پیکرِ بشریّت میں آئی (النساء 1:4، الرّوم 20:30)۔انسانی پیکر میں آجانے کے بعد، اس کا سلسلۂ پیدائش تولیدی Pro-Creation چلا (الحج 5:22، اَلسّجدۃ 8:32، فاطر 11:35، اَلْمُؤْمِن 67:40، المرسلات 20:77، الطّارق 6:86) جس میں اللہ کوئی تبدیلی نہیں کیا

اَلۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنۡ مِّنَ الۡمُمۡتَرِيۡنَ ﴿۶۰﴾

کرتا (الرّوم 30:30)۔ (59) ☆

یہ ہے تیرے رب کی طرف سے عیسیٰ کی پیدائش کے سلسلے میں اصل حقیقت ۔ تجھے اس معاملے میں کسی بحث وتمحیص میں نہیں پڑنا چاہیے۔ (60)



فَمَنۡ حَآجَّكَ فِيۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الۡعِلۡمِ فَقُلۡ تَعَالَوۡا نَدۡعُ اَبۡنَآءَنَا وَاَبۡنَآءَكُمۡ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمۡ وَاَنۡفُسَنَا وَاَنۡفُسَكُمۡ ۟ ثُمَّ نَبۡتَهِلۡ فَنَجۡعَلۡ لَّعۡنَتَ اللّٰهِ عَلَى الۡكٰذِبِيۡنَ ﴿۶۱﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم ! تیرے پاس وحی کا علم آجانے کے بعد اگر کوئی تجھ سے عیسیٰ علیہاالسلام کی پیدائش کے سلسلے میں جھگڑا کریں تو انہیں کہہ دے کہ آ ؤ تم اپنے آپ کو اور اپنے ابنائے قوم کو بلالو اور انہیں اپنے مؤقّف کی طرف مائل کرلواور ہم اپنے ابنائے قوم کو مائل کر کے تم سے ایک طرف ہو جاتے ہیں۔ پھر ہم دونو، ایک دوسرے کو کسی فیصلہ پر پہنچنے کے لیے آزاد چھوڑ دیں۔ وقت نے جس فریق کے نظریات کو جھوٹا ثابت کیا تو جھوٹوں پر لعنت بھیجیں۔ (61)

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الۡقَصَصُ الۡحَـقُّ ۚ وَمَا مِنۡ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۶۲﴾



یہ واقعات اور Narrations حقیقت پر مبنی ہیں اور صرف اُسی اللہ کی طرف سے بیان ہورہے ہیں جس کی عظمتوں کے سامنے انسانی عقل وادراک متحیّر رہ جاتے ہیں اور جس کے قانون کی اطاعت ضروری ہے۔اور اللہ صاحبِ غلبہ ہےاوراس کا غلبہ حکمت پر مبنی ہے۔ (62)

☆ اگر آدم ---- انسان کی پیدائش کا متداول نظریہ کہ ''مٹّی کا پتلا بنا کر اس میں اپنی روح پھونکی اور اُسی وقت جیتا جاگتا انسان وجود میں آ گیا''، صحیح مان لیا جائے تو کیا عیسیٰ علیہ السّلام کی پیدائش بھی ایسے ہی ہوئی تھی؟ تصریفِ آیات سے قرآنِ حکیم نے عیسیٰ علیہ السّلام اور انسان کی پیدائش کو کس حسین انداز سے واضح کردیا ہے، اس کی تحسین صرف وہی لوگ ہی کرسکتے ہیں جو قرآنِ حکیم کا 'خارجی قصّوں اور داستانوں سے صرفِ نظر کر کے مطالعہ فرمائیں۔

ع 6 9 14 فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝٦٣

پھر اگر یہ لوگ تیری بات سن کے منہ موڑ کر چل دیں تو اللہ ان فسادیوں کو جانتا ہے۔ (63)

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝٦٤

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تو اہلِ کتاب، یہود و نصارٰی سے کہہ دے کہ اُس ایک تصورِ حیات Ideology کی طرف آجاؤ جو تم میں اور ہم میں، مشترک ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی اور کی محکومیّت اختیار نہ کریں اور کسی معاملے میں بھی کسی اور کے قانون کی اطاعت نہ کریں اور اللہ کے سوا کسی اور کو اپنا نشو ونما دینے والا نہ سمجھیں۔ پھر اگر یہ منہ موڑ کر چل دیں تو ان سے کہہ دے کہ تم اس بات پر شاہد رہنا کہ ہم اللہ کے احکام وقوانین کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے والے ہیں۔ (64)

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِىْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَمَاۤ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝٦٥

اے اہلِ کتاب! تم ابراہیم علیہ السّلام کے یہودی یا نصرانی ہونے کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو حال آں کہ توریت اور انجیل ان کے بعد نازل ہوئیں۔ تمہاری عقل میں اتنی سی بات بھی نہیں آتی کیا؟ (65)

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٦٦

ہاں! تم وہی ہونا، جو اُن باتوں میں جھگڑا کرتے رہے جن کے متعلّق تمہیں کچھ نہ کچھ علم تھا۔ مگر اب تم اِس معاملے میں کیوں جھگڑا کرتے ہو جس کے بارے میں تم کچھ جانتے ہی نہیں ہو۔ اس کا علم صرف اللہ کو ہے، تمہیں کچھ علم نہیں۔ (66)

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا

ابراہیم علیہ السّلام نہ تو یہودی تھا اور نہ نصرانی، بلکہ وہ تو ہر

مُّسْلِمًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝٦٧

غلط روش زندگی سے منہ موڑ کر اللہ کے قوانین کی طرف مائل ہو جانے والا اور ان قوانین کے سامنے اپنی پوری شخصیّت کو جھکا دینے والا تھا۔ ان قوانین کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کو شامل نہ کرتا تھا (البقرۃ 2:135)۔ (67)

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَھٰذَا النَّبِىُّ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٦٨

لوگوں میں ابراہیمؑ کے ساتھ وہ لوگ تھے جنہوں نے ان کی اتّباع کی اور اب ان کے مسلک کے پیَرو یہ نبی اور جماعت مومنین ہیں۔ اللہ تو مومنین کا دوست و مددگار رہے۔ (68)

وَدَّتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ۭ وَمَا
يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝٦٩

اہلِ کتاب، یہود میں سے ایک گروہ چاہتا ہے کہ وہ تمھیں راہِ راست سے ہٹا دیں، حال آں کہ وہ خود اپنے آپ کو گمراہ کر رہے ہیں مگر وہ شعوری سطح پر سمجھ نہیں رہے۔ (69)

يٰٓاَھْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ
تَشْهَدُوْنَ ۝٧٠

اے اہلِ کتاب! تم اللہ کی آیات کو تسلیم کرنے سے انکار کس بنا پر کرتے ہو حال آں کہ تمہارے دل اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ (70)

يٰٓاَھْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ
الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝٧١ ع 7 8 15

اے اہلِ کتاب! اس طرح تم حق کو باطل کے ساتھ خلط ملط کیوں کرتے ہو اور یوں حق کو چھپاتے ہو؛ دین کو سامنے نہیں آنے دیتے اور تم اس بات کو جانتے سمجھتے بھی ہو۔ (71)

وَقَالَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ
عَلَي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّھُمْ

اہلِ کتاب، یہود میں سے ایک گروہ اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ ''اہلِ ایمان پر جو کچھ نازل کیا گیا ہے

يَرْجِعُوْنَ

اُس پر صبح کے وقت تو ایمان لے آؤ اور دن کے خاتمے پر اس کے منکر ہو جاؤ۔ ہو سکتا ہے اس طرح یہ مؤمنین بھی ہمارے ساتھ آملیں۔ (72)

وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَاۗجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

اور، جو تمہارے دین، نظامِ زندگی پر چلیں، ان کے سوا کسی اور کی بات پر یقین نہ کرو۔ جو دین تمہیں دیا گیا ہے، وہ کسی اور کو نہیں دیا گیا نہ تمہارے ربّ کے نزدیک تمہارے خلاف کوئی دلیل لا سکتا ہے''۔ اے رسول! ان یہود کو بتا دے کہ ہدایت تو وہی ہے جس کا تعیّن اللہ نے کر دیا ہے اور وحی کا عطا فرمانا اللہ کے دائرہ اختیار میں ہے۔ وہ اپنی مشیّت کے مطابق جسے موزوں سمجھتا ہے عطا کر دیتا ہے۔ اللہ ہر بات کا علم بھی رکھتا ہے اور سارے اختیارات کا مالک بھی۔ (73)

يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

وہ جسے چاہتا ہے، وحی عطا کرنے کے لیے مختص کر لیتا ہے۔ اللہ عظیم مراتب اور فضیلتوں کا مالک ہے۔ (74)

وَمِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْھُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَاۗىِٕمًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ

اہلِ کتاب میں کوئی ایسا بھی ہے جس کے پاس تم کوئی بڑی امانت رکھ دو تو وہ تمہیں واپس پہنچا دیتا ہے اور ان میں ایسا بھی ہے کہ اگر اس کے پاس ایک طلائی سکّہ امانت کے طور پر رکھ دو تو جب تک تم تقاضا کے لیے اس کے سر پر نہ کھڑے ہو جاؤ، واپس نہیں کرتا۔ یہ اس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ ان عربوں کے ساتھ ایسے معاملات میں ہم پر کوئی گرفت نہیں۔ اس طرح وہ اللہ کی طرف جھوٹ منسوب

کرتے ہیں حال آں کہ وہ بات کو سمجھتے ہیں۔ (75)

بَلٰی مَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰی فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۝

ہاں، جس نے اپنے عہد کو پورا کیا اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہا تو اللہ متّقین سے مُحبّت رکھتا ہے۔ (76)

اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓىِٕكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَلَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَكِّیْهِمْ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝

جو لوگ اللہ سے کیے گئے عہد اور اپنی قسموں کے عوض، ان کے حقیقی اجر کے مقابلے میں، قلیل سا دنیاوی مفاد وصول کر لیتے ہیں اُن کے لیے حیاتِ اُخروی میں کوئی حصّہ نہیں ہوتا اور مرنے پر فوراً ظہورِ نتائج کے لیے یک بارگی اٹھا کھڑا کرنے کے روز، اللہ نہ ان سے ہم کلام ہوتا ہے نہ ان کی طرف متوجّہ ہی ہوتا ہے اور نہ ان کی مضمر صلاحیتوں کی بالیدگی ونشوونما ہوتی ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (77)

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِیْقًا یَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَیَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَیَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝

ان اہلِ کتاب، یہود ونصارٰی میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو کتاب میں جھوٹ اور افترا پردازی کرتے ہیں تا کہ تم سمجھو کہ یہ باتیں کتاب اللہ میں سے ہیں حال آں کہ وہ کتاب اللہ میں سے نہیں ہوتیں اور وہ کہتے یہ ہیں کہ یہ باتیں اللہ کی طرف سے ہیں چہ جائیکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہوتیں۔ وہ اللہ کے ساتھ جھوٹی باتیں منسوب کرتے ہیں اور اس بات کو جان رہے ہوتے ہیں۔ (78)

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ

کسی بشر کو یہ حق حاصل نہیں خواہ اسے اللہ کی طرف سے کتاب، نبوّت اور ارض میں دین کے نظام کے قیام کے

كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۙ﴿۷۹﴾

لیے حکومت بھی مل جائے، انسانوں سے کہے کہ تم اللہ کو چھوڑ کر میرے احکام کی تعمیل کرو۔ بلکہ وہ یہ کہے گا کہ تم اپنے ربّ کے نظامِ ربوبیّت کا قیام عمل میں لاؤ کیوں کہ تم اس کتاب کی انسانوں کو تعلیم دیتے ہو اور کتاب میں مستور حقائق کو نکھار کر واضح کرتے ہو۔ (79)

ع 8 9 16
وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾ ع

وہ تمہیں یہ بھی نہیں کہے گا کہ تم ملائکہ اور انبیاء کو اپنے ربّ بنالو۔ جب تم اللہ کے قوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کر چکے ہو تو کیا وہ تمہیں یہ کہے گا کہ اس سے انکار کردو؟ (80)

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۱﴾

جب اللہ نے اُمّتوں سے ان کے انبیاء کی وساطت سے یہ پختہ عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب، Code of life عطا کردوں اور اس کی غرض وغایت بھی بتادوں پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو تمہارے پاس پہلے سے موجود وحی کی تعلیم کو عملی نظام سے سچّا کر کے دکھادے تو تم ضرور اس پر ایمان لے آنا اور نظام کی تشکیل میں لازماً اس کی مدد کرنا۔ اللہ نے پوچھا کہ تم نے اس بات کا اقرار اور میرے ساتھ مستحکم عہد کی ذمّہ داری لے لی؟ انہوں نے کہا کہ ہاں، ہم اس کا اقرار کرتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ تم اپنے اس عہد کی پاس داری کرنا اور میں بھی اس کی نگرانی کروں گا۔ (81)

فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾

اس عہد کے بعد جو کوئی اس سے پھر جاتا ہے تو ایسے لوگ

ہی اللہ کی اطاعت سے خارج ہونے والے ہیں۔ (82)

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

کیا یہ اللہ کے دین کے سوا کوئی اور دین تلاش کرتے ہیں حال آں کہ کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں ہر چیز، خواستہ، نخواستہ اُس کے آگے سرِ تسلیم خم کیے ہوئے ہے (الرّعد 15:13، حٰمٓ السّجدۃ 11:41) اور Ultimately اُس کے قانون کی طرف رجوع کرتی ہے۔ (83)

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِىَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! انہیں بتادے کہ ہم ---- میں اور میرے متّبعین ---- اللہ پر اور جو ہم پر نازل کیا گیا، اس پر اور جو ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب عَلَيْهِمَا السّلام اور ان کے خاندان کے دوسرے انبیاء کو دیا گیا اور موسیٰ، عیسیٰ عَلَيْهِمَا السّلام اور دوسرے نبیوں کو ان کے ربّ کی جانب سے ملا، اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہم ان میں سے کسی میں بھی کوئی تفریق روا نہیں رکھتے (البقرۃ 285:2) اور، ہماری پوری ذات اپنے رب کے آگے سرنگوں ہے۔ (84)

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾

جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین اختیار کرتا ہے تو اُس سے قبول نہیں کیا جاتا اور وہ حیاتِ اُخروی میں زیاں کاروں میں ہوتا ہے۔ (85)

كَيْفَ يَهْدِى اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى

جو لوگ اللہ پر ایمان لانے کے بعد منکر ہو جائیں انہیں اللہ کی طرف سے ہدایت کیسے مل سکتی ہے حال آں کہ وہ

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٨٦

یہ شہادت دے چکے تھے کہ رسول یقیناً حق ہے اور ان کے پاس واضح قوانین بھی آ چکے ہیں۔ قانون شکن قوم Who violates Divine Laws کو اللہ کی طرف سے ہدایت نہیں ملا کرتی۔ (86)

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ
وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝٨٧

ایسے لوگوں کی سزا ہے اللہ، ملائکہ، فرشتوں اور تمام انسانیّت کیطرف سے لعنت (البقرۃ 161:2)۔ (87)

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ
يُنْظَرُوْنَ ۝٨٨

وہ اس صورتِ حال میں ہمیشہ رہتے ہیں۔ ان کی سزا میں کمی نہیں کی جاتی اور نہ انہیں باز آفرینی کی مہلت ہی دی جاتی ہے۔ (88)

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۣ فَاِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٨٩

ماسوائے ان لوگوں کے جنہوں نے غلطی کے احساس کے بعد صحیح روش اختیار کر کے اپنی اصلاح کر لی تو اللہ سامانِ نشو ونما اور حفاظت عطا فرمانے والا ہے۔ (89)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ
تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّاۗلُّوْنَ ۝٩٠

جو لوگ ایمان لانے کے بعد منحرف و منکر ہو گئے اور وہ اس انکار میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے گئے، ان کی توبہ قبول نہ کی جائے گی اور یہی لوگ ہیں جو زندگی کی صحیح راہ کھو کر غلط راہوں پر جا پڑتے ہیں۔ (90)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ
اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ
لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝٩١ ع 9 11 17

جن لوگوں نے دین کی مستقل اقدار کو تسلیم کرنے سے انکار کیا اور حالتِ کفر ہی میں مر گئے تو ان سے نجات کے عوض فدیہ میں، دنیا بھر کا سونا بھی قبول نہیں کیا جاتا۔ ان کے لیے دردانگیز عذاب ہے اور ان کی مدد کرنے والا کوئی نہیں۔ (91)